اسلام میں عورتوں کے حقوق و فرائض

س: تحریک حقوق نسواں کی موجودہ لہر کے تناظر میں اسلام میں خواتین کے حقوق بیان کیجیئے؟

تعارف:

اسلام نے عورت کو ایک عظیم اور باوقار مقام عطا کیا ہے، جو اس کی تخلیق کے اصل مقصد اور انسانی معاشرے میں اس کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ قرآن مجید میں واضح کیا گیا ہے کہ مرد اور عورت دونوں برابر ہے۔ اسلام نے عورت کو معاشرتی، ازدواجی اور سیاسی حقوق عطا کیے ہیں، جن میں اس کے عمومی حقوق، ازدواجی حقوق اور سیاسی حقوق شامل ہیں، تاکہ اسے ایک باعزت زندگی فراہم کی جا سکے۔ اسی طرح اسلام نے عورت کے فرائض، اس کا دائرہ کار اور پردے کے احکامات کو بھی واضح کیا ہے، تاکہ وہ معاشرتی زندگی میں عزت و وقار کے ساتھ اپنا کردار ادا کر سکے۔ موجودہ دور کی تحریک حقوق نسواں کے تناظر میں، یہ جاننا ضروری ہے کہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے ہی عورت کو وہ بنیادی حقوق فراہم کیے جو آج کے معاشرتی تقاضوں کو پورا کرتے ہیں۔

۱: مسلمان عورت کے عمومی حقوق:

اسلام کی آمد سے عورت کو امن کے ساتھ ساتھ بری رسومات سے آزادی کا پیغام بھی ملا۔ اسلام نے عورت کو وہ تمام عمومی حقوق عطا کیے، جو اس وقت دنیا میں عورت کو کہیں حاصل نہیں تھے جیسے زندگی اور مال، کے تحفظ کا حق شامل ہیں۔

(i) زندگی کے تحفظ کا حق:

اسلام سب سے پہلے عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ اسلام سے پہلے عرب کے جاہل معاشرے میں عورت کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ جب کہ اسلام نے انسانی جان کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"اور جس نے کسی انسان کو قتل کیا بغیر اس کے کہ وہ کسی جان کا بدلہ ہو یا زمین میں فساد پھیلانے کے جرم میں ہو تو گویا اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا" (المائدہ:32)

(ii) مال کی حفاظت کا حق:

اسلام سے پہلے عورتوں کو وراثت میں حقوق حاصل نہیں تھے۔ اسلام نے عورت کو جائیداد رکھنے، کاروبار کرنے اور اپنے مال کو آزادانہ طور پر استعمال کرنے کا حق دیا۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"مردوں کے لیے اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا اور عورتوں کے لیے اس میں سے ہے جو انہوں نے کمایا۔" (النساء:32)

یہ آیت اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ عورت

کو اپنے مال پر مکمل حق حاصل ہے۔

نمبر ۳: عورت کے ازدواجی حقوق:

اسلام نے ازدواجی
زندگی میں عورت کو بھرپور حقوق دیئے ہیں۔ شادی
کے معاملے میں عورت کی مرضی کو اہمیت دی گئی ہے
اور اسے حق مہر اور طلاق جیسے حقوق فراہم کیے گئے ہیں

(i) شادی کرنے کا حق:

اسلام سے قبل عورتیں
مردوں کی ملکیت تصور کی جاتی تھیں۔ انہیں اپنی مرضی
سے نکاح کا حق حاصل نہ تھا۔ اسلام نے عورت کو اپنی
مرضی سے شادی کرنے کا حق دیا۔ اور اس کی مرضی کے
بغیر شادی کرنا اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔ نبی کریم ﷺ
نے فرمایا۔ جس کا مفہوم ہے۔ "بنا عورت کی
اجازت کے شادی نہیں کی جاسکتی" (ابن ماجہ)
اس حدیث سے واضح ہے کہ شادی کے لئے عورت کی
رضامندی بنیادی شرط ہے۔

(ii) مہر کا حق:

زمانہ جاہلیت میں مہر ملکیت کی
صورت میں رائج نہ تھا۔ اسلام نے مہر کو ایک ضروری
اور عورت کا قانونی حق دیا۔
قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

واٰتوا النساء صدقٰتھن نحلۃ

ترجمہ: "اور عورتوں کو ان کا مہر خوش دلی سے دو" (النساء:۴)
اس آیت سے واضح ہے کہ مہر شوہر کی طرف سے
بیوی کی عزت اور احترام کی علامت ہے۔

(iii) **طلاق کا حق:** اسلام نے عورت کو طلاق کا حق بھی دیا ہے۔ تاکہ اگر شادی شدہ زندگی میں کوئی سنگین مسائل پیدا ہوں تو عورت اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے خلع لے سکتی ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے:

فلا جناح علیہما فیما افتدت بہ (البقرہ: ۲۲۹)

ترجمہ: "اور ان (مرد اور عورت) پر کوئی حرج نہیں کہ بیوی کچھ بدلہ دے کر آزادی حاصل کرے"

۳: عورت کے سیاسی حقوق:

اسلام سے قبل عورت کے عائلی حقوق بھی نہیں ملتے تھے۔ سیاسی حقوق کا تو تصور بھی نہیں کیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام نے عورت کو سیاسی حقوق عطا کیے۔ جن میں شرکت، مشاورت، اور قیادت شامل ہیں۔

(i) **سیاسی نمائندگی کا حق:** اسلام نے عورت کو سیاسی نمائندگی کا حق دیا ہے، جیسا کہ نبی کریمؐ کے دور میں خواتین نے مختلف سیاسی امور میں حصہ لیا۔ حضرت عائشہؓ کی قیادت میں جنگ جمل اس بات کی مثال ہے۔

(ii) **مشاورت کا حق:** اسلام میں عورتوں کو مشاورت کا حق بھی دیا گیا ہے۔ نبی کریمؐ نے مشاورت میں خواتین کو شامل کیا، اور قرآن میں مشاورت کی اہمیت واضح کی گئی ہے جیسا کہ جنگ احد میں خواتین بھی مشاورت کا حصہ تھیں

(iii) فیصلہ سازی میں شمولیت: فیصلہ سازی
میں بھی عورتوں کی شمولیت اسلام کا حصہ ہے۔
آپ ﷺ کے دور میں خواتین نے فیصلوں میں مشاورت
دی، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی رائے کو اہمیت دی گئی،
جو ظاہر کرتی ہے کہ اسلام نے فیصلوں میں خواتین
کی رائے کی قدر کی ہے۔

س6: مسلمان عورت کے فرائض:

جس طرح اسلام نے عورت کو حقوق دیے
ہیں، اسی طرح اس کے کچھ فرائض بھی مقرر کیے
ہیں۔ عورت کا سب سے بڑا فرض اس کے گھر کی
دیکھ بھال، بچوں کی تربیت اور شوہر سے وفاداری
کی ذمہ داریوں کو بھی پورا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

(i) گھر کی دیکھ بھال:
عورت کا بنیادی فرض ہے
کہ وہ اپنے گھر کی دیکھ بھال کرے، جو کہ ایک
خوشحال اور منظم خاندانی زندگی کے لیے اہم ہے۔

(ii) بچوں کی تربیت: اسلامی تعلیمات کے مطابق،
بچوں کی صحیح تربیت اور پرورش کا ذمہ عورت
پر ہے، جو کہ اسلامی اصولوں کے مطابق ان کی بہترین
نشوونما کو یقینی بناتا ہے۔

(iii) شوہر کے ساتھ وفاداری: عورت کو اپنے شوہر
کے ساتھ وفاداری اور احترام کے ساتھ پیش آنا چاہیے، اور
شوہر کے حقوق کا خیال رکھنا اس کا اہم فرض ہے۔

⇐ یہ فرائض اسلامی معاشرت میں عورت کے

کردار کو متوازن اور مضبوط بنانے کے لئے ضروری
ہیں اور ان کی ادائیگی سے ایک فلاح اور خوشحال
معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔
اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ
ولھن مثل الذی علیھن بالمعروف (البقرۃ:228)
مفہوم: "عورتوں کے لئے اسی طرح کا حق ہے۔ جیسے ان پر
فرض ہے، معروف طریقے سے"

5: مسلمان عورت کا دائرہ کار:

اسلام نے عورت کو گھریلو ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ
معاشرتی زندگی میں بھی کردار ادا کرنے کی
آزادی دی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ
اسلامی حدود اور اقدار کی پابندی کرے۔ یہ حدود
اور اقدار عورت کی عزت، وقار اور اخلاقی قدروں کو
محفوظ رکھنے کے لئے وضع کی گئی ہیں۔

(i) **پردے کی پابندی:** اسلام میں عورت کے
لئے پردہ لازمی قرار دیا گیا ہے۔ تاکہ وہ عزت ووقار
کے ساتھ معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لے سکے۔ قرآن
مجید کی سورۃ النور:31 اور سورۃ الاحزاب:59
میں پردے کے احکامات دیئے گئے ہیں جو عورت کو
اپنی زینت چھپانے اور غیر محرم مردوں سے فاصلہ
رکھنے کا حکم دیتے ہیں۔ اس کا مقصد عورت کو
برائیوں سے بچانا اور اس کے وقار کو محفوظ رکھنا ہے

(ii) **گھریلو ذمہ داریوں کا خیال:**
اسلام نے عورت
کو گھریلو زندگی کی اہمیت اور ذمہ داریوں پر زور

حیا ہے۔ وہ معاشرتی سرگرمیوں میں حصہ لے سکتی ہے۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے گھریلو فرائض کو اولین ترجیح دے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے۔" (بخاری)

اس حدیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عورت کے لئے گھریلو ذمہ داریاں بھی اہم ہیں۔

6: حقوق نسواں کی موجودہ تحریک اور عورت کے حقوق:

حقوق نسواں کی موجودہ تحریک، جس کا آغاز مغرب میں ہوا، اس نے دنیا بھر میں خواتین کے حقوق کے لئے شعور پیدا کیا ہے، لیکن اس کا ایک مخصوص سماجی پس منظر ہے۔ اسلامی تعلیمات نے چودہ سو سال پہلے عورت کو جو حقوق عطا کیے، وہ آج بھی معتبر اور جامع ہیں۔ ان میں حق وراثت، حق تعلیم، اور دیگر حقوق شامل ہیں۔ جو اسلام نے عورت کو دیئے۔ تاہم مسلم معاشروں میں آج بھی عورت کو مختلف سماجی مسائل جیسے غیرت کے نام پر قتل، جنسی زیادتی، اور گھریلو تشدد کا سامنا ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ تعلیمی اور معاشی نابرابری، اور مذہب یا ثقافت کے نام پر حقوق سے محرومی بھی عام ہے۔ اس تحریک کے تناظر میں، مسلمانوں کو مغرب کے بجائے اسلام کی طرف دیکھنا چاہیے، کیونکہ

CamScanner

اسلام نے خواتین کے حقوق کا تحفظ کس طرح فراہم کیا ہے

خلاصہ:

اسلام نے عورت کو جان، مال، عزت، تعلیم، صحت، اور روزگار کے مکمل حقوق عطا کیے ہیں، جن کا مقصد اس کی عزت و وقار کو محفوظ بنانا ہے۔ ماں، بہن، بیوی اور بیٹی کی حیثیت میں عورت کے مقام کو بلند کرتے ہوئے، اسے معاشرتی، اقتصادی، اور ازدواجی زندگی میں مساوی حقوق دیے گئے ہیں۔ تاہم ہمارے معاشرے میں موجود سماجی ناہمواریاں اور ناانصافیاں اس حقیقت سے کوسوں دور ہیں۔ حقوقِ نسواں کی موجودہ تحریک ان ہی حقوق کے لیے آواز اٹھاتی ہے جو اسلام نے چودہ سو سال قبل عورت کو دیے تھے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ سیرتِ طیبہ اور خطبہ حجۃ الوداع کے انسانی حقوق کے چارٹر کو حقیقی معنوں میں نافذ کیا جائے، تاکہ ایک ایسا مثالی معاشرہ قائم ہو سکے جہاں عورت کو اس کے جائز حقوق مل سکیں اور اس کی عزت و وقار کا تحفظ یقینی ہو

Dear Sir/Ma'am

مہربانی کر کے مجھے end پہ صرف
اتنا بتائے کہ "Paper presentation" کو
کیسے اور "improve" کرو۔ ہر سوال میں
مجھے 10 اور 11 مارکس ملتے ہیں
Kindly "آپ 3 to 4 لائن میں مجھے سمجھائیں

CamScanner